بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | جمعرات ۱۸ رمضان ۱۴۰۳ھ ۳۰ احسان ۱۳۶۲ ہش ۳۰ جون ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۹ احسان/جون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بلڈ پریشر میں اضافے، ٹانگوں میں درد اور کمزوری کی وجہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ رات بھر نیند نہیں آئی۔

احباب کرام ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت وسلامتی کے لیے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جلد کامل شفایابی عطا کرے۔ آمین۔

یوں معلوم ہوتا ہے سپین میں لوگ احمدیت کے پیغام کے منتظر ہیں

ہالینڈ کے ایک احمدی دوست کی سپین میں وقفِ عارضی کے ذریعے تبلیغِ اسلام

غرناطہ سے مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کی رپورٹ ٭ ٭ ٭ کیسٹوں اور ٹریکٹوں کے ذریعے تبلیغ

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر غرناطہ (سپین) سے اطلاع دیتے ہیں کہ ہالینڈ سے مکرم ہبۃ النور صاحب دو ہفتہ کے لیے عارضی وقف کر کے یہاں تشریف لائے۔ ان کی آمد پر اپنی پرانی کار جو ۱۹۷۶ء میں خریدی تھی کے ذریعہ قریہ قریہ گھوم پھر کر تبلیغ کا پروگرام بنایا۔ کیسٹیں ساتھ لے کر جن میں اذان۔ سورۃ فاتحہ اس کا ترجمہ "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اختتامی تقریر اور پانچ فولڈرز شامل تھے اور ایک سفید کاغذ پر لکھ کر "مسیح موعود آ چکے ہیں"۔ "میں اس تاریکی کے زمانہ کا نور ہوں۔ ہم نکل پڑے۔

بارہ مئی کو غرناطہ سے نو دس کیلومیٹر دور قصبہ SANTAFE میں پہنچے فرڈی نینڈ نے اس قصبہ کو غرناطہ فتح کرنے کے لیے چھاؤنی بنایا تھا۔ یہاں کیسٹوں کے ذریعہ تبلیغ کی اور پانچسو اشتہارات تقسیم کئے۔

تیرہ مئی کو PARDER HACLAND MOUNDA تک گئے۔ وہاں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ جاتے ہوئے اور آتے ہوئے۔ ایک قصبہ میں سیلہ تھا وہاں لٹریچر تقسیم کیا۔

چودہ مئی کو یونیورسٹی میں جا کر طلباء کو زبانی اور کیسٹ کے ذریعہ اور ایک ہزار سے زائد۔ حضور انور کی تقریر کے ٹریکٹ اور فولڈرز تقسیم کئے۔ ایک فلسطینی میڈیکل سٹوڈنٹ اور چار ہسپانوی نوجوانوں نے گہری دلچسپی سے سوالات کئے جن کے بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

پندرہ مئی کو "LOJA" جو غرناطہ سے باون کیلومیٹر دور ہے جا کر پیغام حق پہنچایا۔ شہر کے مرکز میں پہنچ کر ریکارڈ لگا دیا۔ لوگ جوق در جوق آ کر لٹریچر لیتے رہے۔ جنرل فرانکو کے جنرل سیکرٹری یہاں رہتے ہیں۔ انہیں احمدیت کا لٹریچر دیا گیا۔

ALHAMA DE GRANADA جو دراصل "الحمام" عربی نام ہے یہاں کسی زمانہ میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا تھا اس شہر کے میئر سے ملاقات کر کے انہیں اسلام کا پیغام پہنچایا اور کتب دیں شہر کے پادری کو بھی ملکر کتب مطالعہ کے لیے دیں ان شہروں میں یوں معلوم ہوتا تھا جیسے لوگ پہلے سے احمدیت کا پیغام سننے کے منتظر ہیں۔

سولہ مئی کو گاؤں ALHINDIN گئے اور حسب معمول کیسٹوں اور ٹریکٹوں کے ذریعہ اور زبانی تبلیغ کی۔

سترہ مئی بروز منگل غرناطہ سے اسی میل دور ساحل سمندر پر MOTRIL گئے۔ راستہ میں ایک قصبہ میں ایک فیملی سے ملے جن سے پہلے تعارف تھا شہر کے مختلف مقامات پر لٹریچر تقسیم کیا اور رات کو واپس غرناطہ پہنچ گئے۔ اس شہر میں PLAZA سنٹر میں لوگ جمع تھے ہم نے اذان ریکارڈ پر لگا دی۔ لوگ ہجوم کی صورت میں آ کر لٹریچر لیتے رہے

اٹھارہ مئی کو ایک دوسری جگہ TAEULLY جا کر تبلیغ کی۔ یونیورسٹی میں جا کر کھلے طور پر تبلیغ کی۔ ڈین نے لیکچر کروانے کا وعدہ کیا۔

اس طرح ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵ مئی کو علی الترتیب ALCALREA جو غرناطہ سے پچاس میل کے فاصلہ پر ہے۔ میڈرڈ میں پریذیڈنٹ سپین کے سابق ڈائریکٹر امور مذہبی سے ملے میڈرڈ میں احمدی دوستوں سے ملے۔ طلیطلہ کی مسجد میں اذان دی۔ سوق المدور میں ریکارڈ کے ذریعہ تبلیغ کی ALMANSA شہر کے ایک نوجوان نے اسلام قبول کرنے کا اظہار کیا۔

D. FELIPE کے سیکرٹری سے ملاقات کی۔ انہیں پیغام پہنچایا۔ VALENCIA میں یونیورسٹی جا کر ایک ہزار طلباء تک پیغام حق پہنچایا۔ مسجد بشارت کے فوٹو تقسیم کیے۔ غرناطہ سے ۵۵ کیلومیٹر دور شاطیہ کے شہر میں پلازا سنٹر میں تبلیغ کی۔ حضرت شیخ ابن عربی کے مولد۔ MURCIA شہر پہنچ کر تبلیغ کی یہاں بھی ایک دوست نے اسلام قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔

ان دنوں بعض ایام میں محترم کرم الٰہی ظفر کی اہلیہ بھی تبلیغ میں شریک رہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ملک کو ایک بار پھر اسلام کے نور سے منور فرمائے۔

لیگوس (نائیجیریا) میں جلسہ یوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مرکزی مبلغ مکرم صفی الرحمان صاحب خورشید نائیجیریا سے اطلاع دیتے ہیں کہ تیئس مارچ ۱۹۸۳ء کو احمدیت کے قیام پر چورانوے سال پورا ہونے پر نائیجیریا کی تمام جماعتوں نے ستائیس مارچ بروز اتوار یوم مسیح موعود کے سلسلہ میں جلسے منعقد کئے۔

لیگوس میں جلسہ کی کاروائی کا آغاز مکرم فضل الٰہی صاحب انوری امیر جماعت و مشنری انچارج کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو دائی ایے اوسلامی صاحب نے کی۔ سب سے پہلی تقریر الحاج عبدالعزیز ابیولا صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نائیجیریا نے کی۔ جس میں آپ نے ان جلسوں کی غرض و غایت بیان کی آپ کی تقریر کے بعد محترم الحاج ایم ایم حبیب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی علامات قرآن مجید کی روشنی میں بیان کیں۔ تیسری تقریر الحاج ظفر اللہ الیاس صاحب کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمتِ اسلام پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ ظفر اللہ الیاس کی تقریر کے بعد الحاج ایم بی امین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے صحابہ کے ساتھ محبت اور شفقت کو بیان کیا۔

الحاج ایم بی امین صاحب کی تقریر کے بعد الحاج حسین سنانو نے اپنی تقریر میں حضرت اقدس کے اپنے اہل سے حسنِ سلوک کی تفصیل بیان کی۔

مرکزی مبلغ مکرم مولوی منیر احمد صاحب بسمل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توکل علی اللہ اور آپ کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ کی زندگی کے متعدد ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

آخر میں محترم امیر صاحب نائیجیریا نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا جس کی زمین و آسمان اور سلف صالحین نے شہادت دی اس ضمن میں آپ نے حضرت ابن عربی کی رؤیا بھی بیان فرمائی۔ تقریر کے آخر میں آپ نے فرمایا دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عاشق صادق بنائے۔ یہ مبارک اجلاس دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

شرقِ اوسط کی بہنوں کی مستعدی

لجنہ اماء اللہ بیرون پاکستان تحریک جدید کے جہاد میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔ شرق اوسط سے ایک تازہ اطلاع کے مطابق اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مزید ۲۵ بہنوں نے ۷۹۶ پونڈ کے وعدے کئے ہیں اور ۸ بہنوں نے معاونات خصوصی میں شامل ہونے کی سعادت پائی ہے۔ ایک نو احمدی بہن نے ۱۰۵ پونڈ کا وعدہ کر کے صفِ اوّل میں شمولیت کی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک وجزاھن اللہ احسن الجزاء

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے غیر معمولی افضال سے نوازے اور بیش از پیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دورۂ یورپ ۱۹۸۲ء کے نہایت خوشکن نتائج و اثرات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء کے موقع پر دورۂ یورپ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد بشارت کی تعمیر کے بعد سے سارے سپین میں اسلام کے حق میں ایک غیر معمولی تبدیلی آچکی ہے

سپینش رومن کیتھولک بچوں کے منہ سے جب لا الٰہ الا اللہ کی آواز آتی تھی تو بڑا سرور آتا تھا دل نشے میں سرشار ہو جاتا تھا

اس دورے کے دوران اللہ کے وہ فضل نازل ہوئے جن کو اربوں روپے خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا

بلا مبالغہ ہم نے خدا کے فضلوں کو آسمان سے موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھا ہے!

نوٹ :- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء کے آخری روز مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو جو اختتامی خطاب فرمایا تھا اس کا خلاصہ الفضل ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ بعد ازاں اس خطاب کا مکمل متن براہ راست ماہنامہ خالد شمارہ جنوری ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا۔ اس خطاب کو ریکارڈ میں لانے کے لیے مذکورہ رسالے کے حوالے سے الفضل میں شائع کیا جا رہا ہے۔
(ادارہ)

قسط نمبر ۱

پھر تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان ہے کہ اس نے مسجد سپین کے افتتاح کو ہر لحاظ سے انتہائی بابرکت فرمایا اور مختلف رنگ میں اپنے

افضال کی بارش

نازل فرمائی۔ اور اس سارے سفر میں ہم نے اس کی رحمتوں کے اور نصرتوں کے نشان دیکھے اور ہماری روحیں اس کی نصرت کے قدم چومتی رہیں۔

آپ خدام، خدام احمدیت بے قرار ہوں گے کہ اس سلسلہ میں میں کچھ بیان کروں۔ کیونکہ محض یہ کہنا تو کافی نہیں کہ فضلوں کی بارش نازل ہوئی۔ کیسے ہوئی کچھ دل کو اطمینان بھی تو ہو کہ واقعۃً بارش ہی تھی۔ کوئی مبالغہ آمیزی نہیں تھی۔ میرا فرض ہے کہ میں آپ کو بتاؤں۔ آپ کے ذہن کو بھی تسلی دوں اور آپ کے دل کو بھی تسلی دوں تاکہ جب آپ واپس جا کر ان یادوں میں کھو کر اپنے رب کی حمد کریں تو دل کی گہرائیوں سے آپ کی حمد اٹھے۔ ایک عارف کے دل کی طرح آپ کا دل حمد میں محو ہو جائے محض ایک نظریاتی حمد نہ ہو بلکہ قلبی واردات سے تعلق رکھنے والی حمد ہو۔

لیکن اس سے پہلے کہ میں آگے کچھ بڑھوں میرا یہ مشورہ ہے کہ جو دوست کھڑے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو وہ بیٹھ جائیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی جگہ ایسی ہے جہاں بیٹھنا ناممکن ہو وہ بیٹھنے کی کوشش کریں۔ قناتیں اسی لئے ہٹائی گئی تھیں تاکہ جو بڑی دیر سے آکر اندر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو ٹھنڈی ہوا کے جھونکے پہنچیں۔ بہت گرمی ہے اس لئے کنارے کے دوست اول تو ویسے ہی نسبتاً ٹھنڈی جگہ کھڑے ہیں۔ اوپر سے گھیر کر وہ اندر والوں کو گرمی پہنچائیں، یہ ٹھیک نہیں۔ دوست تشریف رکھیں اور اطمینان سے تقریر سنیں۔

یہ سارا سفر مختلف رنگ میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کا مظہر رہا۔ بارش، موسلا دھار بارش کی علامت کیا ہوتی ہے۔ وہ جل تھل کو بھر دیتی ہے۔ خشکی کو بھی اور تری کو بھی۔ اور مذہبی اصطلاح میں خشکی سے مراد غیر مذہبی دنیا ہوتی ہے اور تری سے مراد مذہبی دنیا ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس محاورہ کو استعمال کرتے ہوئے فرمایا۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم آیت: ۴۲)

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے پہلے خشکی بھی فسق و فجور اور عصیان اور بدیوں سے بھر گئی تھی اور تری بھی بھر گئی تھی۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں یہ معنی سمجھائے کہ خشکی سے مراد غیر مذہبی دنیا ہے اور تری سے مراد مذہبی دنیا ہے۔ کل عالم ہی گندہ ہو چکا تھا جب حضرت نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ تو ان معنوں میں میں یہ استعمال کر رہا ہوں۔ قرآنی محاورہ میں حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے فضلوں نے خشکی کو بھی بھر دیا اور تری کو بھی۔

خدا کے فضل حقیقت میں دلوں پر نازل ہوا کرتے ہیں۔ اور یہ قلب سے تعلق رکھنے والا محاورہ ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے دلوں میں بھی ہم نے غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضلوں کی بارش برستے دیکھی اور غیر مذہبی دنیا جو بظاہر مذہب کی طرف منسوب ہوتی ہے لیکن حقیقت میں ان کی بھاری اکثریت خدا کی بھی قائل نہیں رہی۔ ان کے دلوں پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص قدرت کے ساتھ۔

فرشتے نازل ہوتے دیکھے

جنہوں نے ان کے دلوں کو اسلام کے حق میں مائل کیا۔ اور خوب کثرت کے ساتھ اور اس شدت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوئی کہ آنکھیں اس نظارہ کو دیکھتی تھیں تو نمناک ہو جاتی تھیں۔ دل خدا کی حمد کے گیت گاتا تھا۔

یہ ایک لمبا مضمون ہے۔ یورپ کی جو جماعتیں ہیں، وہ ان حالات میں سے گزری ہیں۔ ان کو علم ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ان کے دلوں کو مربوط فرمایا اور دیکھتے دیکھتے ان کے اخلاص میں ترقی دی۔ وہ چہرے جو پہلے خاموش چہرے تھے ان پر روحانیت کی نئی چمک آنی شروع ہوئی وہ آنکھیں جو خشک آنکھیں تھیں اللہ کی یاد سے تر ہونے لگیں اور خدا کی یاد میں آنسو بہانے لگیں۔ ایک ایسا عجیب نظارہ تھا۔ خدا کے فضلوں سے دلوں کے بھرنے اور پھر ان کے چھلک جانے کا وہی لوگ اس سے پوری طرح لذت یاب ہو سکتے ہیں جو ان واردات میں سے گزرے ہوں اور جنہوں نے یہ واردات اپنے سامنے گزرتی دیکھی ہوں۔ اس کی تفصیلات یہاں بیان کرنے کا وقت نہیں۔ نمونۃً وہ لوگ جو اعداد و شمار میں جانچنا جانتے ہیں ان کے لئے مثال کے طور پر یہ بات رکھتا ہوں کہ بعض ملکوں میں جہاں جماعت خود کفیل نہیں تھی بلکہ تقریباً نصف کے قریب ان کو بیرونی دنیا سے مالی مدد دی جاتی تھی، دو یا تین دن کے اندر اندر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قدر قربانی کی طرف وہ لوگ مائل ہوئے کہ ہم ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچتے تھے تو پیچھے سے مبلغ کی اطلاع آجاتی تھی کہ یہ جماعت اب خود کفیل ہو چکی ہے۔ اب کسی بیرونی مدد کی ضرورت نہیں رہی۔

پس یہ ہیں اللہ کے فضل جو قطروں کی طرح نہیں بارش کی طرح نازل ہوئے ہیں۔ غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ نے ہر جہت سے، ہر روحانی جہت سے جماعت پر اپنے فضل فرمائے۔ اور ان کے اخلاص میں غیر معمولی ترقی عطا فرمائی۔ یہ ایک

بہت لمبی داستان

ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا مجھے سپین کی باتیں کرنی ہیں اس لئے میں اس کو فی الحال چھوڑتا ہوں۔ ضمناً یہ بیان کر دوں کہ اس سارے سفر کے دوران غیر مذہبی دنیا میں بھی ہم نے اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے تصرفات کے عجیب نظارے دیکھے۔ وہ آنکھیں جو شروع میں خشونت رکھتی تھیں، وہ نگاہیں جو شک سے دیکھ رہی تھیں اُن کے اندر بڑی تیزی کے ساتھ تبدیلیاں پیدا ہونی شروع ہوئیں۔ دُشمنی کی نگاہیں دوستی میں بدلیں۔ دوستی کی نگاہیں محبت میں بدلیں اور پریس کانفرنسز کے موقع پر بھی اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف فرمایا کہ ہر پریس کانفرنس ایک مذہبی تبلیغ کا ذریعہ بن گئی۔ اور پھر اس تبلیغ کو بہت سے اخبارات نے اپنے صفحات میں شائع بھی کیا۔ یہاں تک کہ بعض ایسے اخبارات نے بھی جو عیسائیت کے نمائندہ تھے۔ جن کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ یہ تو آئے ہیں صرف حاضری دینے کے لئے چونکہ عیسائی دنیا کے نمائندہ ہیں اس لئے مذہبی باتیں اسلام کے حق میں تو شائع کر ہی نہیں سکتے۔ اس لئے ان سے توقع نہ رکھی جائے۔ ایک ایسے ہی اخبار نے سب سے زیادہ شاندار الفاظ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ کی ہے اور ایسا بھرپور۔ پُرمغز مقالہ لکھا اور احمدیت کی طرف سے دلائل اس رنگ میں پیش کئے کہ جس سے لکھو کھا غیروں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک احسن رنگ میں اسلام کا پیغام ملا۔

اب آپ کہیں اور ذرا سوچیں کیا اس میں مبالغہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا کلام اور اسلام کا پیغام، اور

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حُسن کی جھلکیاں

عیسائی اخبار کے ذریعہ لکھو کھا انسانوں تک پہنچ رہی ہوں۔ اسی کا نام تو بارش ہے۔ صرف اس پہلو سے آپ دیکھیں تو کروڑہا یورپ کے بسنے والوں نے اُس آنکھ سے اسلام کو دیکھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کی آنکھ تھی۔ اُس آنکھ سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حُسن کا نظارہ کیا جو عاشقِ صادق حضرت مرزا غلام احمد کی آنکھ تھی اور اُس حُسن کو محسوس کیا اور اُس کی تپش اپنے سینے میں محسوس کی۔ یہی تو فضل ہیں اللہ تعالیٰ کے جن پر آپ کروڑوں اربوں روپے بھی خرچ کرتے تو اپنی قوتِ بازو سے اس کو حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

دُنیا میں ایسے مُلک بھی ہیں

جن میں جماعت ہزارہا بلکہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بطور اشتہار ہی یہ بات شائع کروانا چاہتی تھی کہ آپ ہمدردی میں نہ سہی پیسے لیجئے اور اشتہار کی قیمت سے دس گنا زیادہ پیسے لیجئے لیکن شائع تو کر دیں کہ سپین میں خدا کا ایک گھر بنایا جا رہا ہے سات آٹھ سو سال کے توقف کے بعد لیکن وہ اس کے لئے بھی تیار نہ ہوئے۔ اور کہاں یہ کہ بعض ایسے اخبارات جن کے چھپنے کی اتنی تعداد ہے کہ بعض بڑے بڑے پسماندہ ملکوں کے سارے اخباروں سے زیادہ اُس ایک اخبار کی اشاعت ہوتی ہے انہوں نے تمام اہلِ یورپ میں بڑی فراخدلی کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کی ہے بلکہ بعض اخبار تو ایسے تھے جو ساری دُنیا میں جاتے ہیں۔ صرف یورپ میں نہیں بلکہ امریکہ میں بھی پڑھے جاتے ہیں اور بہت سی ایسی چیزیں تھیں جس کے نتیجہ میں جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رحم اور اُس کے فضل بارش کے قطروں کی طرح بلکہ موسلا دھار بارش کے قطروں کی طرح برسے ہیں تو اِس میں کوئی مبالغہ نہیں۔

اَب مَیں سپین کی طرف آتا ہوں۔

سپین وہ ملک ہے

جہاں آٹھ سو سال تک مسلمانوں نے حکومت کی۔ آٹھ سو سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں ہوتا۔ اور ایسی شاندار حکومت کی کہ اس حکومت کے نتیجہ میں تمام سپین تمام مغرب کے لیے روشنی کا مینار بن گیا۔ عدل وانصاف کو قائم کیا۔ انسانی حقوق کو ادا کیا۔ مذاہب کے درمیان عدل اور توازن کو قائم کیا اور ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ تلوار کے زور سے کسی کو مسلمان بنایا ہو۔ اخلاقِ حسنہ کے نتیجہ میں اور مواعظِ حسنہ کے نتیجہ میں وہاں قبائل کے قبائل مسلمان ہو گئے۔ آٹھ سو سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں۔ اس عرصہ میں تو قوموں کی تاریخ بنتی بھی ہے، بگڑتی بھی ہے پھر بنتی ہے اور پھر بگڑ جایا کرتی ہے۔ آپ ہندوستان کی گزشتہ آٹھ سو سال کی تاریخ کا مطالعہ کریں، کتنی حکومتیں آئیں۔ انہوں نے عروج پکڑا۔ پھر وہ مٹ گئیں پھر اُن کی جگہ دوسری آئیں۔ پھر اُنہوں نے عروج پکڑا اور مٹ گئیں۔ اور یادگار کے طور پر اپنے کھنڈر چھوڑ گئیں۔ ایک کے بعد دوسری لہر آئی ہے اور انگریز نے جب حکومت کی ہے تو یوں لگتا تھا جس طرح ہزاروں سال سے یہ قوم ہم پر مسلط ہے حالانکہ ان کے پہلے دن کا آنا اور آخری دن کا جانا حکومت کا عرصہ نہیں۔ آغاز میں اُن کا ادخال اور آخری انجام تین سو سال کے اندر اندر ختم ہو گیا۔ اس لیے آٹھ سو سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں ہے۔ لیکن پھر سپین پر

ایک ایسی ہیبت ناک رات

طاری ہوئی ہے کہ سات ساڑھے سات سو سال تک اسلام کا نشان کُلیۃً وہاں سے مٹا دیا گیا۔ نو مسلموں پر اتنے شدید مظالم توڑے گئے اور باہر سے آنے والوں پر کہ کچھ کو تو دھکیل کر سمندر سے باہر یہ کہہ کر بھجوا دیا گیا کہ سمندر کے رستے جہاں سے تم لوگ آئے تھے وہاں واپس چلے جاؤ اور ان جہازوں کو عین وسط سمندر میں ڈبو دیا گیا اور ایک بھی اُن میں سے بچ کر اپنے وطن کو واپس نہیں جا سکا۔ اور پھر جو پیچھے تھے ان کو گھیر کر جس طرح پرانے زمانہ میں بادشاہ شکار کیا کرتے تھے ہرنوں کا، یا جس طرح بابر نے شکار کیا۔ تزک بابری میں لکھا ہوا ہے۔ اور بھی ایسی کتابوں میں پرانے زمانہ کے شکار کا ذکر ملتا ہے کہ فوج گھیرا ڈال کر ایسے کونوں میں شکار کو اکٹھا کر دیا کرتی تھی جہاں سے آگے نکل بھاگنے کا کوئی رستہ نہیں ہوتا تھا۔ پھر اچھے شکاری کی ضرورت نہیں ہے۔ جس طرف بھی گولی چلتی تھی کوئی نہ کوئی شکار اس کے نتیجہ میں پھڑک رہا ہوتا تھا۔ ویسا ہی حال مسلمانوں کا کیا گیا۔ مختلف قصبوں سے گھیر گھیر کر ان پر اُن کی زمین تنگ کرتے چلے گئے اور ہر جگہ جہاں ان کا قبضہ ہوا وہاں سے انتہائی مظالم کے ساتھ مسلمانوں کو نکال کر دوسرے قصبوں میں دھکیلا گیا یہاں تک کہ جب وہ گھیرا مکمل ہو گیا اور سمندر کی لہروں کے سوا اور کوئی چیز ان کی نجات کے طور پر نہ رہی اس وقت انہوں نے ان کے ساتھ یہ دھوکا کیا کہ جو لڑنے والے بیرونی سپاہی تھے اُن سے تو یہ کہا کہ ہم تمہیں جان کی امان دیتے ہیں۔ یہ جہاز لو اور یہاں سے رخصت ہو جاؤ۔ اور جو بقیہ اُن کی قوموں کے نو مسلم لوگ تھے ان کو قتل وغارت کے ذریعہ بہیمانہ طریق پر اس طرح ختم کیا گیا کہ

ایک بھی اسلام کا نام لینے والا نہیں رہا

ہزارہا مساجد یا اُن کے کھنڈرات باقی رہ گئے ہیں۔ اُن میں سے کچھ گرجوں بلکہ بیشتر گرجوں میں تبدیل ہو گئیں۔ اس کے باوجود آج تک مسلمانوں کی سینکڑوں مساجد پھیلی پڑی ہیں۔ سینکڑوں قلعے پھیلے پڑے ہیں جو خالی اور ویران ہیں اور کھنڈروں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

غرناطہ کے قلعہ کی سیر

کی جائے جس کا نام الحمراء ہے تو ایک ایک قدم پر دُکھ ہوتا ہے۔ اس طرح وہ پرانی یادوں سے بھرا پڑا ہے کہ وحشت ہونے لگتی ہے اسے دیکھ کر۔ ایک طرف اس میں بے پناہ حُسن ہے جو نظر کو کھینچتا ہے اور دل کو جذب کرتا ہے۔ دوسری طرف اتنا دُکھ اور درد ہے کہ اس سے انسان کا انگ انگ دُکھنے لگتا ہے۔ صنعت کاری کے حیرت انگیز نمونے ہیں۔ اتنا عظیم الشان قلعہ ہے اور اتنی حیرت انگیز محنت کے ساتھ ایسی باریک نظر سے صنعت کاری کی گئی ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ ان لوگوں کو جرأت کیسے ہوئی کہ اتنے باریک کام کو ہاتھ میں لیں اور اتنے عظیم الشان قلعے کی دیواروں کو ہر طرف سے ان عبارتوں سے سجا دیں۔ باریک ہاتھ سے لکھی ہوئی عبارتیں ہیں جو کُلیۃً اللہ کے نام پر مبنی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات پر مبنی ہیں۔ کوئی اور ذکر وہاں نہیں ملتا سوائے اس کے کہ وہاں بعض بادشاہوں کا نام ملتا ہے کہ اُن کے زمانہ میں یہ لکھا گیا۔ اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ، اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ۔ قلعہ کی دیواروں کے چاروں طرف ارب ہا ارب دفعہ پتھروں میں باریک ہاتھوں سے یہ کھدائی کی گئی ہے اور ایسے خوبصورت رنگ جمائے گئے ہیں کہ آج تک امتدادِ زمانہ کے باوجود مٹے نہیں۔ وہاں مسلمانوں کے لیے دُکھ کی یادیں ہیں اور اہلِ سپین کے لیے یہ خطرات کہ یہ یادیں کہیں دوبارہ عالمِ اسلام کو اس طرح نہ کھینچیں کہ یہ ہم سے انتقام لیں اور دوبارہ ہمیں فتح کرنے کے منصوبے بنائیں۔

پس جہاں وہ یادیں ایک طرف مسلمانوں کو کھینچتی ہیں وہاں مسلمانوں کو ردّ کرنے کے لیے ایک مقابلانہ بھر بھی اہلِ سپین کے دل میں پیدا کر رہی ہیں۔ خوف پیدا کر رہی ہیں کہ یہ کون لوگ ہیں۔ کیوں آتے ہیں۔ اور کہیں ایسا نہ ہو کہ سپین کو دوبارہ فتح کرنے کا منصوبہ بنا کر اہلِ اسلام چلے آئیں ایک پس منظر ہے ایک اور پس منظر یہ ہے کہ سپین

عیسائی دُنیا میں سب سے زیادہ متعصب فرقہ

سے تعلق رکھنے والا ملک ہے۔ رومن کیتھولک عیسائی فرقہ نہایت متعصب فرقوں میں شمار ہوتا ہے یعنی ویسے تو رومن کیتھولکس سب سے زیادہ اور آرتھوڈوکس عیسائی ہیں لیکن سپین کے رومن کیتھولکس پر بعینہٖ وہ مثال صادق آتی ہے کریلا اور نیم چڑھا۔ سپین وہ ملک ہے جہاں مذہبی تعصب نے اتنی شدت اختیار کی کہ دنیا میں سب سے زیادہ مذہب کے نام پر جہاں مظالم توڑے گئے ہیں وہ مُلک سپین ہے۔ INQUISITION کی انسٹی ٹیوشن یعنی

مذاہب کی بناء پر مظالم توڑنے کا کارخانہ

قائم کرنا۔! یہ سپین کی ایجاد ہے اور سپین کی یہ ایجاد غیر مذاہب کے لیے نہیں تھی خود عیسائیوں کے لیے تھی۔ یعنی مذہب میں ان کی شدت کا اندازہ کریں اور سخت دلی کے حال کا اندازہ کریں کہ جن یہود کو وہ ظالم کہا کرتے تھے ان سے اپنے مظالم میں کئی گنا زیادہ بڑھ گئے۔ یہود نے تو ایک صلیب دی تھی یہاں روزانہ ہزاروں صلیبیں اور اس سے بڑھ کر تکلیفیں دی جاتی تھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں تک کیفیت تھی کہ جب میں انگلینڈ میں پڑھا کرتا تھا ہم نے مادام توسو میں سپین کی INQUISITION کے وہ آلات دیکھے جن کے ذریعہ وہ عیسائیوں کو دکھ دیا کرتے تھے اس جرم میں کہ انہوں نے مذہب کے خلاف یا کسی پادری کے خلاف یا کسی ظالم بشپ کے خلاف اظہارِ رائے کیا ہے۔ ایسے ایسے خوفناک آلے ایجاد ہو گئے تھے کہ ان آلوں کو دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ کئی عورتیں اور بچے جو دیکھتے تھے ان کی چیخیں نکل جاتی تھیں۔ ان کی راتوں کی نیند حرام ہو جاتی تھی۔ اتنا زور پڑا اس اوزار پر جس نے وہ آلے رکھے ہوئے تھے کہ آخر ان کو وہ آلے وہاں سے اٹھانے پڑے۔ اور پھر بڑے بڑے بورڈ لگے ہوئے تھے۔ کہ کمزور دل عورتیں اور بچے وہاں نہ جائیں۔ وہ اس قسم کے خوفناک آلے تھے۔ وہ تو لمبی کہانی ہے مثلاً آنکڑے کا پہیہ ہوتا تھا جس طرح ہمارے ہاں پرانے زمانے میں کنوؤں میں سے پانی نکالنے کا انتظام ہوتا تھا ٹنڈیں لگی ہوئی ہوتی تھیں اس طرح اس کے اوپر آنکڑے لگے ہوئے ہوتے تھے ان کے اوپر انسان کو الٹا کر کے کس دیا جاتا تھا اور اس کو آہستہ آہستہ اس طرح گھماتے تھے کہ وہ جب دائیں یا بائیں یا نیچے جاتے تھے تو سارا بوجھ اُس آنکڑے کا جلد پر آ جاتا تھا۔ وہ اور اندر گھستے تھے۔ اور زخمی جسم کو اور تکلیف پہنچاتے تھے اور مسلسل اس حالت میں وہ چکر دیتے چلے جاتے تھے اور اگر وہ دیکھتے تھے کہ غنودگی آ گئی ہے، بے ہوشی طاری ہونے لگی ہے تو کوڑے مارنے والے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔ بڑی بڑی بوتلوں میں اس طرح بند کر دیا جاتا تھا کہ وہ ہاتھ اور پاؤں ٹیڑھا کرنے کی گنجائش نہیں پاتے تھے۔ صرف سانس کے لیے کارک میں سوراخ رکھا جاتا تھا تاکہ مر نہ جائے۔ اور انتہائی اذیت میں وہاں وہ آدمی اسی طرح کھڑا رہتا تھا اور سسک سسک کر مدتوں کے بعد جان دیتا تھا اور جب تک وہ اس جرم کا اقرار نہیں کر لیتا تھا جو جرم اُس نے نہیں کیا ہوتا تھا۔ اس وقت تک اسے یہ سزا اس لیے ملتی تھی کہ CONFESS کرے۔ یعنی اقرارِ جرم کرے۔ اور جب وہ CONFESS کر لیتا تھا تو کہتے تھے دیکھا جھوٹے اب سمجھ آئی تمہیں۔ اب تمہیں اس کی سزا ملے گی۔ یعنی پہلے زبردستی جھوٹ بلوا کر اس سے اس جرم کا اقرار کروایا جاتا تھا جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔ پھر اس کے بعد اس جرم کی سزا دی جاتی تھی جو اس بیچارے نے اس پہلے ظلم سے تنگ آ کر مان لیا ہوتا تھا۔

یہ وہ ملک تھا جہاں مسجد احمدیہ یا اسلامی مسجد بنانے کے لیے پہلی مرتبہ حضرت

خلیفۃ المسیح الثالث تشریف لے گئے

جب حضور پہلی دفعہ وہاں گئے تو اُس وقت بھی ابھی سپین میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تھی ایسی شدید مذہبی حکومت وہاں قائم تھی کہ جس کے نتیجہ میں غیر عیسائی فرقوں کو بھی وہاں چرچ بنانے کی اجازت نہیں تھی۔ جہاں تک میرا علم ہے ابھی تک غالباً رومن کیتھولکس کے سوا اور دوسرے چرچ وہاں نہیں ملیں گے۔ وہاں حضور نے دعائیں کیں، وہاں گریہ وزاری کی، اللہ تعالیٰ سے التجائیں کیں کہ اے اللہ تعالیٰ! وہ پاک تبدیلی پیدا فرما دے کہ ہماری دیرینہ تمنائیں بر آئیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے چند سال کے اندر اندر حکومت میں انقلاب آیا اور پہلی دفعہ وہاں جمہوری حکومت قائم ہوئی جس نے مذہبی آزادی کا اعلان کر دیا۔ ان حالات میں وہاں سپین کی مسجد بنی۔ لیکن جو لوگ صدیوں سے مذہبی تعصبات کا شکار ہوں وہ ایک یا دو دن میں یا دو سال میں تو نہیں بدل جایا کرتے۔ چنانچہ جب ہم وہاں مسجد کے افتتاح کے لیے گئے تو ہمارے

یورپین احمدی بڑے فکرمند تھے

وہ کہتے تھے حکومت نے اجازت تو دے دی ہے۔ افتتاح بھی ہو گا۔ لیکن اہلِ سپین کو ہم جانتے ہیں، ہم یورپین ہیں ہمیں ان کے مزاج کا پتہ ہے وہ اسلام کے لیے اپنا دل نہیں کھول سکتے یہ ماہر انسانوں کی رائے تھی۔ لیکن جب ہم وہاں گئے ہیں تو حیرت انگیز انقلاب دیکھا ہے اتنا عظیم الشان استقبال ہوا ہے احمدیت کا کہ آپ کے معنی اُن کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا جو وہاں نہیں گئے ہر احمدی جو وہاں جاتا تھا خواہ وہ امریکہ سے آیا ہو یا انڈونیشیا سے یا جاپان سے یا کسی اور ملک سے اس کا چہرہ دیکھ کر پہچان لیتے تھے کہ یہ کس لیے آیا ہے اور بڑی خوشی سے اس سے ملتے تھے اور کہتے تھے تم پیدرو آبلو ماسکی تا (MAZQUITA) جانے کے لیے آئے ہو۔ اور اس کے بعد وہ خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ جب ہمارے دوست سپینش بچوں کے پاس سے گزرتے تھے تو بچے محبت کے اظہار کے طور پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنے لگ جاتے تھے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی آواز بڑی پیاری ہے۔ لیکن عیسائی مشرکین اور پھر رومن کیتھولک اور مشرکین پھر سپینش رومن کیتھولک بچوں کے منہ سے جب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی آواز آتی تھی تو ایسا سرور آتا تھا، ایسا دل کھل جاتا تھا نشے میں کہ اس کا کوئی تصور نہیں کر سکتا۔ جس نے وہ آواز خود اپنے کانوں سے نہ سنی ہو۔

ہم تھوڑی دیر کے لیے وہاں

ساتھ کا گاؤں پیدرو آباد

ہے وہ دیکھنے کے لیے گئے۔ چند منٹ کے لیے خیال تھا کہ نظر ڈال لیں وہ گاؤں کیسا ہے۔ تو وہاں ایک میلہ سا لگا ہوا تھا۔ جب ہم داخل ہوئے ہیں تو بہت سارے بچے جو زرق برق لباس میں ملبوس تھے انہوں نے ہمیں دیکھا اور سوال نہیں کیا۔ انہیں تو ہماری زبان آتی نہیں تھی۔ صرف ایک کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سیکھا ہوا تھا۔ تو انہوں نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ یعنی تم وہی ہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ والے۔ ہم نے کہا ہاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اس پر انہوں نے بڑی خوشی سے کہنا شروع کر دیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ عجیب کیفیت تھی۔ لیکن پیدرو آباد ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اس کے اردگرد کے ماحول میں معمولی سی تبدیلی آنا تو آپ سمجھتے ہوں گے کہ تعجب کی بات نہیں۔ مگر سارے سپین میں، سارے اندلس میں یہ تبدیلی تھی۔ اندلس کے ہر شعبۂ زندگی میں یہ تبدیلی تھی۔

سپین کی پولیس

کسی زمانہ میں اپنی سختی میں مشہور تھی۔ اور مجھے بھی اس کا تجربہ ہوا ہے۔ میں جب ۱۹۵۰ء میں پہلی دفعہ غرناطہ میں الحمراء دیکھنے گیا تو وہاں کے مبلغ نے مجھے اتنا ڈرایا ہوا تھا کہ یہاں جیب کترے ہیں جیبیں کاٹی جاتی ہیں، ڈاکومنٹس (DOCUMENTS) چوری ہو جاتے ہیں کہ میں اپنا پاسپورٹ گھر جان کر چھوڑ کے آیا۔ انہوں نے ڈرا تو دیا یہ بتانا بھول گئے کہ یہاں پولیس اتنی سخت ہے کہ اگر پاسپورٹ کے بغیر پکڑا جائے تو اسی وقت اس کو قید کر دیتے ہیں۔ چنانچہ میں گاڑی میں ابھی بیٹھا ہی تھا میر محمود احمد صاحب بھی میرے ساتھ تھے تو پولیس والا آیا ہمیں اس کی زبان تو آتی نہیں تھی۔ اس نے کہا کارڈ۔ کارڈ دکھاؤ۔ میں نے کہا میرے پاس تو کوئی نہیں ہے۔ اس نے کہا اچھا آؤ پھر میرے ساتھ۔ اب اُس بیچارے کو قید خانہ کوئی ملے نہ گاڑی میں۔ اور چھ سات گھنٹے کا سفر تھا۔ اب وہ میرے ساتھ بیٹھ کر یہ سارا عرصہ خود پابند ہو کر نہیں گزارنا چاہتا تھا۔ وہ ذرا آرام طلب لوگ ہیں۔ ہم تو تھرڈ کلاس میں تھے۔ اس کو فرسٹ کلاس کا ایک خالی ڈبہ ملا۔ اُسی میں اس نے مجھے قید کر دیا۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ بڑی اچھی قید ہے فرسٹ کلاس کی سیٹ پر میں نے بڑے مزے سے سفر طے کیا۔ وہاں جا کر تھانے میں جا کر بیٹھ گئے۔ اس کو میں نے پھر آخر کہا بلاؤ تو کسی ترجمان کو۔ انہوں نے ایک ترجمان بلایا۔ ایک امریکن ہوٹل میں کام کرتا تھا۔ اس کو میں نے کہا تم لوگ بڑے عجیب ہو۔ ہم تو سمجھتے تھے بڑے مہمان نواز لوگ ہیں اچھا تم نے ہمیں الحمراء دکھایا ہے کہ تھانے لا کر بٹھا دیا۔ تو تھانے دار نے یہ شفقت کی کہ میر محمود احمد صاحب سے کہا کہ تم اپنا پاسپورٹ چھوڑ جاؤ اور تم دونوں جا کر سیر کرو۔ اور ہماری نگرانی بھی ہوئی اور ہم نے اسی نگرانی میں سیر کی۔ واپس آنے تک معاملہ صاف ہو گیا تھا۔ کرم الٰہی صاحب ظفر کو ہم نے پیغام بھیجا تھا انہوں نے وہاں منسٹری میں جا کر شور ڈالا تو بڑی سختی سے وہاں سے تھانیدار کو فون آیا اور چونکہ پولیس سٹیٹ تھی۔ پولیس کے افسروں سے خود پولیس بڑا سخت ڈرتی تھی۔ تو میں نے یہ نظارہ بھی دیکھا کہ فون پر اُدھر سے کوئی افسر بڑی تیزی سے بول رہا تھا اور وہ تھانیدار صاحب ڈر کے مارے بار بار مجھے سلیوٹ کرتے جا رہے تھے۔

خیر ایک وہ وقت بھی تھا۔ ایک یہ وقت آیا کہ سپین کی پولیس کو ہم نے ایک اور روپ میں دیکھا اور سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے دلوں میں وہ تبدیلی پیدا کی ہو یہ ناممکن ہے کہ ایک حکومت کی پولیس اس طرح

غیر معمولی طور پر محبت کا اظہار

کرے۔ جس وقت ہم وہاں پہنچے ہیں اس وقت سے لے آخر وقت تک پولیس کے افسران ہماری حفاظت کے لیے آگے بھی چل رہے تھے پیچھے بھی چل رہے تھے اور ایسا عجیب انتظام تھا کہ ایک ریاست سے جب دوسری میں جاتے تھے تو وہاں آگے پولیس کی کاریں کھڑی ہمارا انتظار کر رہی ہوتی تھیں۔ اور وہ TAKE OVER (ٹیک اوور) کرتی تھیں اور سلام کر کے پھر پہلی پارٹی اجازت لیتی تھی اور ایک مستقل پارٹی ساتھ رہتی تھی۔ صرف یہ حفاظت نہیں کر رہے تھے۔ حیرت انگیز محبت کا اظہار تھا۔

(باقی)

"الفضل" کی اشاعت آسانی سے دس ہزار کی جا سکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے اس ارشاد کو پورا کرنے کیلئے آپ کیا کوشش کر رہے ہیں؟ منیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

ڈاکٹر محمد افضل احمد صاحب آف عدن کا ذکرِ خیر

(مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم سابق انچارج مبلغ زیمبیا افریقہ)

۵ جنوری ۱۹۸۳ء کو بیگم صاحبہ کرنل ڈاکٹر محمد رمضان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت ہائے احمدیہ زیمبیا کی زبانی معلوم ہوا کہ ڈاکٹر محمد افضل صاحب عدنی زیمبیا وسطی افریقہ میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ اس ناگہانی خبر کو تسلیم کرنے کے لئے دل تیار نہ تھا۔ کانوں نے جو کچھ سنا اس پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ چند یوم قبل ڈاکٹر صاحب کی چٹھی ملی تھی کہ عرصہ قریباً دو سال انگلینڈ میں بے کار رہنے کے بعد انہیں زیمبیا میں دوبارہ ملازمت مل گئی ہے اور کہ وہ زیمبیا پہنچ چکے ہیں اور وہاں کے قصبہ پٹاؤکے میں ان کی ڈنٹل سرجن کی پوسٹ پر تقرری ہوئی ہے اور کہ وہ یکم جنوری ۱۹۸۳ء کو چارج سنبھال رہے ہیں۔ ادھر خبر میں بتایا گیا تھا کہ انہوں نے یکم جنوری کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ عجیب اتفاق تھا۔

قسمت کی خوبی دیکھئے ٹوٹی کہاں کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لبِ بام رہ گیا

نئے مقام پر مسیحائی کے لئے پہنچے لیکن فرشتہ اجل بلانے آ گیا۔ مکرم ڈاکٹر محمد افضل صاحب سے اکتوبر ۱۹۷۸ء کو Mansa زیمبیا میں میری پہلی ملاقات ہوئی۔ میں جب خدمتِ دین کے لئے وہاں پہنچا اور ہوائی مستقر پر جو دوست مجھے لینے آئے تھے ان میں وہ بھی تھے۔ ان کی شخصیت نے زیادہ متاثر اس لئے کیا کہ ان کے چہرے پر ایسی مسکراہٹ تھی جو اس بات کی غماز تھی کہ ان کے قلب میں بڑی وسعت ہے اور ان کے قلب میں اجنبی سے اجنبی انسان کے لئے بھی جگہ ہے۔ ائرپورٹ سے شہر پہنچے۔ میرے قیام کا انتظام ایک معمولی سے ہوسٹل میں جسے اساتذہ کا ہوسٹل کہا جاتا ہے کیا گیا تھا۔ ایک مختصر سے کمرے میں پہنچے۔ ڈاکٹر صاحب کے علاوہ تین اور دوست بھی تھے۔ مبلغ انچارج صاحب نے سب کا تعارف کرایا اور پھر سب اپنی اپنی منزل کی طرف چلے گئے۔ ہوسٹل میں چند دن کے قیام کے بعد میں مشن کے دفتر میں منتقل ہو گیا۔ ان دنوں لوساکا میں مبلغ کے قیام کے لئے کوئی الگ جگہ نہیں تھی بلکہ شہر میں ایک چھوٹا سا دفتر تھا جو بیک وقت دفتر، مشن ہاؤس اور مسجد کا کام دیتا تھا۔ بڑی تنگی کے دن تھے۔ چونکہ یہ دفتر شہر کے کمرشل سینٹر میں تھا اس لئے راتیں سنسان ہوتی تھیں۔ عسرت اس حد تک تھی کہ کرائے پر مکان لینے کے لئے رقم نہ تھی۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم رات کو گھر پر سوتے۔ ٹیلیفون پر بات ہوتی اور مکان کے حصول کی تگ و دو کی روئیداد کا ذکر ہوتا۔ متفکر تو وہ بھی تھے اور ناکامی کا ذکر سنکر اور متفکر ہو جاتے۔ لیکن تسلی دیتے ہوئے اکثر کہا کرتے۔ مولوی صاحب کوئی بات نہیں۔ کوئی نہ کوئی صورت نکل ہی آئے گی۔

رہائشی مسئلہ کی پیچیدگی کے پیش نظر ایک آدھ مرتبہ جماعت کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس بھی ہوئے۔ ایک ایسی ہی میٹنگ میں ڈاکٹر صاحب نے تجویز پیش کی کہ جب تک مسئلہ مستقل طور پر حل نہیں ہوتا اس وقت تک لیو ہاؤس Leave House حاصل کر لئے جایا کریں۔

دینی کاموں میں دلچسپی

زیمبیا میں لیو ہاؤس سے مراد ایسا مکان ہوتا ہے جس کا مکین چھٹی پر ملک سے باہر چلا جائے۔ چونکہ ان دنوں زیمبیا کو افرادی قوت کی ضرورت دوسرے ممالک کی مدد سے پورا کرنا ہوتی تھی اور ایک معین مدت کے لئے وہاں معاہدہ ملازمت پر جانے والوں کی شرائط ملازمت میں یہ بھی شامل ہوتا تھا کہ وہ تین سال کا عرصہ ملازمت پورا کرنے پر قریباً چار ماہ کی رخصت کے حقدار ہوتے تھے۔ اور اگر کنٹریکٹ کی تجدید ہو جاتی تو وہ گورنمنٹ کی طرف سے مہیا شدہ مکان اپنی تحویل میں رکھ سکتے تھے اور رخصتیں اپنے وطن یا کسی اور ملک میں گزارنے کے لئے جا سکتے تھے۔ وقتی طور پر اس سے بہتر اور کوئی حل سامنے نہیں تھا۔ ادھر موسم سرما شروع ہونے والا تھا اس لئے تجویز سے اتفاق ہوا۔ لیو ہاؤس کی تلاش بھی مشکل مرحلہ تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے وسیع تعلقات اور مشن کے کاموں میں دلچسپی لینے کی وجہ سے یہ کام بھی انہی کے سپرد ہوا۔ چند دن ہی گزرے تھے ان کا ٹیلیفون آیا کہ ایک مکان دو ماہ کے لئے مل رہا ہے اور انہوں نے اپنی ذاتی ذمہ داری پر حاصل بھی کر لیا ہے۔ اور کہ میں اس مکان میں منتقل ہو جاؤں یہ عرصہ ختم ہوتے ہی ایک دوسرا مکان ڈاکٹر صاحب کے پڑوس میں انہیں شرائط پر تین ماہ کے لئے مل گیا۔ یہ مکان رہائشی علاقہ میں مشن کے دفتر سے فاصلے پر تھا وہاں سے روزانہ دفتر آنا جانا مشکل تھا۔ جب میں نے اس بات کا ذکر کیا تو اسی انداز اور ادا میں فرمایا۔ "مولوی صاحب کوئی بات نہیں"۔ میں صبح آپ کو شہر چھوڑ جایا کروں گا۔ اور کسی اور دوست سے کہہ دوں گا کہ وہ شام کے وقت آپ کو لے آیا کرے۔ چنانچہ کم و بیش تین ماہ تک جس تندہی اور خندہ پیشانی کے ساتھ انہوں نے یہ وعدہ نبھایا۔ اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ صبح تیار ہو کر مجھے لینے آتے اور پھر بچوں کو سکول چھوڑتے مجھے دفتر پہنچاتے اور پھر کام پر جاتے۔ اس سارے عرصہ میں کوئی لمحہ بھی ایسا نہیں آیا جس سے محسوس ہو کہ وہ یہ احسان کر رہے ہیں یا ان کی پیشانی پر بل پڑا ہو۔

آڈیٹر کے طور پر مشن کی خدمات

زیمبیا جماعت نے مشن کے جملہ حسابات آڈٹ کرنے کے فرائض ڈاکٹر صاحب کے سپرد کئے۔ مشن کے تمام اخراجات اور آمد کی ہر ماہ پڑتال کرتے۔ آمد و خرچ کم و بیش برابر ہوتے۔ مشن ہاؤس کے حصول کا مسئلہ جوں کا توں معلق تھا ایک نیم حکومتی ادارہ ضرورتمند عوام کے لئے مناسب کرایہ پر مکان مہیا کرتا تھا۔ مشن نے درخواست دے رکھی تھی۔ لیکن اس ادارے کے منیجر کا خیال تھا کہ مشن کا مبلغ ضرورتمندوں کے زمرے میں نہیں آتا۔ غالباً اس کے ذہن میں عیسائی مشنری ادارے تھے جو عموماً امیر ہوتے ہیں۔ ہم نے اسے قائل کرنے میں کافی عرصہ صرف کیا۔ بالآخر کسی نہ کسی طرح اسے قائل ہونا ہی پڑا۔ مکان کے حصول اور اسے قابل رہائش بنانے کے لئے ابتدائی اخراجات کا مسئلہ پھر بھی حل طلب تھا۔ ڈاکٹر صاحب سے بات کی کہ آپ ہر ماہ حساب کی پڑتال کرتے ہیں آپ کو آمد و خرچ معلوم ہیں۔ اب اس مسئلے کو کیسے حل کیا جائے جواب وہی تھا "مولوی صاحب کوئی بات نہیں"۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ بالآخر ۱۹۷۶ء کے اواخر میں ہم نے یہ مکان حاصل کر لیا۔ اس مکان میں ضرورت کی سب چیزیں مہیا تھیں اور لوساکا شہر کے رائج الوقت کرایوں سے اس کا کرایہ قریباً چار گنا کم تھا۔ غالباً اب تک یہ مکان مشن کے پاس ہے۔ بہرحال اس کے حصول میں مکرم ڈاکٹر صاحب کا تعاون مثالی رہا۔

مہمان نوازی

لوساکا میں احمدی گھرانے چند ہی تھے ان میں سے زیادہ تر وہ تھے جو عارضی ملازمتوں پر وہاں متعین تھے۔ چند مقامی باشندوں کے گھرانے بھی تھے۔ جماعتی اجلاس یا عید ملن پارٹیوں کے بارے میں یہ پہلے سے طے ہوتا تھا کہ کہاں اور کس کے گھر ہوں۔ اس قسم کے انتظامات کرنے کی یہی وجہ تھی کہ مشن ابھی اپنے ابتدائی دور میں سے گزر رہا تھا اور اس کی اپنی ایسی کوئی جگہ نہ تھی جہاں اجلاس وغیرہ منعقد ہو سکیں۔ یہ اجلاس باری باری کبھی ایک گھر اور کبھی دوسرے گھر ہوتے۔ جب ڈاکٹر صاحب کی باری ہوتی تو بڑی خندہ پیشانی سے جملہ انتظامات کرتے ان کا مکان کشادہ پُر فضا اور سٹیٹ ہاؤس کو جانے والی سڑک کے بغل میں واقع تھا۔ اجلاس کے تمام انتظامات وقت پر کر لیتے اور مہمانوں کی آمد پر دروازے یا گیٹ پر کھڑے ہو جاتے اور بڑی خندہ پیشانی اور مخصوص مسکراہٹ جو بس ان کا ہی حصہ تھی سے سب کو خوش آمدید کہتے۔ اجلاس یا پارٹی کے اختتام پر بھی اسی بشاشت سے مہمانوں کو الوداع کرتے ہوئے کہتے انشاء اللہ پھر ملاقات ہوگی گفتگو کے دوران انشاء اللہ کے الفاظ اکثر استعمال کرتے۔ اس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ اپنے والدین کے ساتھ اور پھر ملازمت کے سلسلہ میں عدن میں لمبا عرصہ قیام کیا تھا۔ (باقی)

ضروری اعلان

بعض احباب الفضل کے لئے رقوم بھجواتے ہیں تو اپنا پتہ تحریر نہیں فرماتے۔ اس طرح تعمیل میں خواہ مخواہ تاخیر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ایک دوست چراغ الدین صاحب وریام پور نے ۱۹ روپے بھجوائے ہیں مگر اپنا پتہ نہیں لکھا۔ اس بارہ میں انہوں نے ایک چٹھی بھی لکھی ہے۔ مگر اس پر بھی اپنا پتہ مکمل نہیں لکھا۔ صرف اتنا ہی لکھا ہے چوہدری چراغ الدین کھوکھر وریام پور۔ احباب ازراہ کرم اپنا مکمل پتہ ضرور تحریر فرما دیا کریں تاکہ جلد تعمیل ہو سکے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے والے احباب و مستورات کی فہرست

آخری عشرہ رمضان کے دوران جن احباب اور مستورات کو مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت دی گئی ہے ان کے اسماء گرامی ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ بیرونی مقامات کے احباب اور مستورات بروقت ربوہ پہنچیں تاکہ عین وقت پر اعتکاف بیٹھنے اور عبادات بجالانے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

اعتکاف بیٹھنے والے احباب

۱۔ مکرم فہیم احمد صاحب صالح ۱۱۲/ج سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔
۲۔ " ملک وزیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ معراجکے ضلع سیالکوٹ۔
۳۔ " لعل دین صاحب صدیقی محلہ دارالنصر غربی ربوہ۔
۴۔ " قریشی عبدالرحمٰن راحت صاحب فہیمی سٹریٹ ۱۰ لاہور۔
۵۔ " مسیح اللہ ولد عبدالغفور صاحب ۵/ج مجید احمد بھٹی سٹی پوسٹ آفس کراچی۔
۶۔ " مرزا نثار احمد ابن مرزا عبدالحق صاحب آف سرگودھا ۱۶ اولڈ سول لائن سرگودھا۔
۷۔ " محمد امداد الرحمٰن صاحب صدیقی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ۔
۸۔ " محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ کریم نگر نارم ضلع تھرپارکر۔
۹۔ " عبدالغفور صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جھنگ ۱۲-B/۹۶ محلہ پیرانوالہ جھنگ صدر۔
۱۰۔ " برکت علی صاحب ننگلی دارالرحمت غربی ربوہ۔
۱۱۔ " محمد اسلم صاحب باجوہ صدر جماعت احمدیہ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا۔
۱۲۔ " عبدالرحیم صاحب ۵/ج مسعود احمد صاحب جہلمی ربوہ۔
۱۳۔ " غلام احمد چٹھہ صاحب بیت السخاوت دارالصدر شمالی ربوہ۔
۱۴۔ " ضیاء اللہ ظفر صاحب درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ ربوہ۔
۱۵۔ " محمد عباد اللہ صاحب سابق درویش مکان نمبر ۶/۸ توحید پارک مغلپورہ لاہور۔
۱۶۔ " میر شریف احمد ابن میر غلام احمد صاحب نسیم کوارٹر تحریک جدید ۱۹۔
۱۷۔ " ملک طارق مبرور صاحب ۱۳/۸/۷۱۳ سمن آباد لاہور۔
۱۸۔ " مبارک احمد صاحب چیمہ ۱۲ نیو سول لائن سرگودھا۔
۱۹۔ " قریشی غلام سرور صاحب مکان نمبر ۹/۲۵ کلیم منزل فیکٹری ایریا ربوہ۔
۲۰۔ " خواجہ دین صاحب محلہ دارالیمن غربی ربوہ۔
۲۱۔ " فہیم احمد صاحب شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ۔
۲۲۔ " اسکواڈرن لیڈر فضل الٰہی صاحب فلیٹ ۲/۴۲ چکلالہ راولپنڈی۔
۲۳۔ " فضل الدین صاحب دھارووال چک نمبر ۲۳ تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔
۲۴۔ " نذیر احمد صاحب چک نمبر ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔
۲۵۔ " عبدالمومن صاحب طاہر جامعہ احمدیہ ربوہ۔
۲۶۔ " عطاء الرحمٰن صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ۔
۲۷۔ " نور محمد صاحب ولد محمد سجاول صاحب ۵/ج رانا عطاء اللہ پٹواری کوچہ احمدیہ خوشاب۔
۲۸۔ " جلال الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کھرڑیانوالہ چک نمبر ۷۳ رب کریانوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع شیخوپورہ۔
۲۹۔ " شیخ خلیل احمد صاحب مکان نمبر ۶۱ کلیار ٹاؤن سرگودھا۔
۳۰۔ " اللہ بخش صاحب سیال بمقام محمود آباد موضع چنڈ بھروانہ تحصیل و ضلع جھنگ۔

اعتکاف بیٹھنے والی مستورات

۱۔ مکرمہ صاحب بی بی صاحبہ بیوہ قاضی عبدالحمید صاحب مرحوم ٹھٹھہ سندرانہ ضلع جھنگ۔
۲۔ " آمنہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ ہلال پور ضلع سرگودھا۔
۳۔ " منظور فاطمہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا۔
۴۔ " زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبداللطیف صاحب کولوتارڑ ضلع گوجرانوالہ۔
۵۔ " بشیراں بی بی اہلیہ منشی خاں صاحب چک ۴۵ مرڑ ضلع شیخوپورہ۔
۶۔ " حشمت بیگم صاحبہ والدہ محمد نصر اللہ خاں صاحب نائب زعیم انصار اللہ حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور
۷۔ " سلطانہ عزیز صاحبہ بیوہ حکیم محمد عبدالعزیز صاحب مرحوم گولبازار ربوہ۔
۸۔ " غلام ذکیہ صاحبہ اہلیہ راجہ محمد حسین صاحب مکان نمبر ۱/۱۹ باب الابواب ربوہ۔
۹۔ " فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب محلہ ناصر آباد ربوہ۔
۱۰۔ " سردار بیگم صاحبہ ہمشیرہ پروفیسر شریف خالد صاحب دارالصدر غربی ۱ ربوہ
۱۱۔ " صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری برکت علی صاحب آف ننگلی مکان نمبر ۵/۱ دارالصدر غربی ربوہ
۱۲۔ " طالعہ بی بی صاحبہ اہلیہ فضل دین صاحب رمضان کریانہ سٹور گولبازار ربوہ۔

تبرکات از کشتی نوح

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "کشتی نوح" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ دعا جو سورۃ فاتحہ میں ہے۔ انجیل کی دعا سے بالکل نقیض ہے۔ کیونکہ انجیل میں زمین پر خدا کی موجودہ بادشاہت ہونے سے انکار کیا گیا ہے پس انجیل کے رُو سے نہ زمین پر خدا کی ربوبیت کچھ کام کر رہی ہے۔ نہ رحمانیت نہ رحیمیت نہ قدرت جزا سزا۔ کیونکہ ابھی زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں آئی۔ مگر سورۃ فاتحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت موجود ہے اسی لئے سورۃ فاتحہ میں تمام لوازم بادشاہت کے بیان کئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بادشاہ میں یہ صفات ہونی چاہئیں کہ وہ لوگوں کی پرورش پر قدرت رکھتا ہو۔ سو سورۃ فاتحہ میں رب العالمین کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کیا گیا ہے۔ پھر دوسری صفت بادشاہ کی یہ چاہیئے کہ جو کچھ اس کی رعایا کو اپنی آبادی کے لئے ضروری سامان کی حاجت ہے۔ وہ بغیر عوض ان کی خدمات کے خود رحم خسروانہ سے بجالاوے۔ سو الرحمٰن کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کر دیا ہے۔ تیسری صفت بادشاہ میں یہ چاہیئے کہ جن کاموں کو اپنی کوشش سے رعایا انجام تک نہ پہنچا سکے ان کے انجام کے لئے مناسب طور پر مدد دے سو الرحیم کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کیا ہے۔ چوتھی صفت بادشاہ میں یہ چاہیئے کہ جزا و سزا پر قادر ہو تا سیاست مدنی کے کام میں خلل نہ پڑے۔ سو مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے لفظ سے اس صفت کو ظاہر کر دیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ سورۃ موصوفہ بالا نے تمام وہ لوازم بادشاہت پیش کئے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت اور بادشاہی تصرفات موجود ہیں۔ چنانچہ اس کی ربوبیت بھی موجود اور رحمانیت بھی موجود اور رحیمیت بھی موجود اور سلسلہ امداد بھی موجود اور سلسلہ سزا بھی موجود۔ غرض جو کچھ بادشاہت کے لوازم میں سے ہوتا ہے زمین پر سب کچھ خدا کا موجود ہے اور ایک ذرہ بھی اس کے حکم سے باہر نہیں۔ ہر ایک جزا اس کے ہاتھ میں ہے ہر ایک رحمت اس کے ہاتھ میں ہے۔"

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کی ایک پُرمعارف تقریر بعنوان "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کتابی صورت میں شائع کی ہے۔ یہ کتاب تبلیغی نقطۂ نظر سے بہت مفید ہے۔ لجنہ مرکزیہ نے بھی امسال شعبہ تعلیم کے نئے لائحہ عمل میں امتحان کے لئے بطور نصاب اس کتاب کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ تمام صدر لجنات اپنی اپنی لجنہ کے گھروں کی تعداد کے مطابق کم از کم فی گھر ایک کتاب ضرور خریدیں یہ کتاب براہ راست آپ کو دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے مطلوبہ تعداد میں آرڈر بک کروانے پر فوری مل سکتی ہے۔ قیمت ساڑھے تین روپے ہے۔ ضلعی صدر لجنات بھی جملہ لجنات کو اس کتاب کے خریدنے کی طرف توجہ دلائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ناظمین/منتظمین اطفال متوجہ ہوں

مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۸۳ء بنفقہ وصولی اطفال منایا جائے گا۔ اس ہفتہ کے دوران جولائی تک کا چندہ مجلس اور چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے مرکز بھجوائیں۔

(سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی فتح کا دن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"غرضیکہ آج اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ ہم سب کچھ اپنے خدائے واحد و لاشریک کے حضور پیش کر دیں۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات میخ کی طرح گاڑ دی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جماعت ان تقاضوں کو پورا کرے گی اور فتح کے وہ دن جو خواب کی طرح دور نظر آ رہے تھے وہ ہمیں بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ یہاں تک کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگیوں میں اسلام کی فتح کا دن دیکھیں گے۔" (خطاب جلسہ سالانہ الفضل ۲۲ مئی ۱۹۸۳ء)

انصار بھائی اس کے لئے پوری جدوجہد کریں۔ (قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید اور لجنات کی ذمہ داری

مجالس کی ماہانہ رپورٹ کارگذاری تحریک جدید پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ اکثر لجنات نے اس شعبہ میں کسی کام کا ذکر ہی نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو اس کا اندراج نامکمل ہے۔

ادائیگی جماعتی طور پر کی گئی ہے تو اس کی تفصیل لے کر بھجوائیں۔

کوشش کریں کہ ۱۰ جولائی تک آپ کی لجنہ کی ادائیگی سو فیصد ہو جائے۔ تاکہ ۲۹ رمضان المبارک کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی جانے والی فہرست میں آپ بھی شامل ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔ آمین۔ (سیکرٹری تحریک جدید لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

• میری بیٹی زاہدہ مبشر کے ہاں ۴ اپریل ۱۹۸۳ء کو لاہور میں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے نومولود کا نام "فاتح احمد" تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی سے رکھے لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیز خادم اسلام و احمدیت بنا دے نومولود عزیز مبشر احمد صاحب اشرف کا بیٹا اور مکرم ماسٹر حافظ محمد عبداللہ صاحب آف بھیکی کا پوتا ہے۔

(چوہدری منیر احمد شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ بند روڈ لاہور)

• میری بڑی بیٹی عزیزہ عائشہ صدیقہ اہلیہ فاروق عثمان کوثر آف ڈیرہ غازی خان کو اللہ تعالیٰ نے ۱۰ جون ۱۹۸۳ء کو ایک بچی سے نوازا ہے الحمد للہ۔ نومولودہ کا نام شائستہ کوثر تجویز ہوا ہے۔ بچی خاکسار کی نواسی اور مکرم غلام علی خان صاحب مرحوم کی پوتی ہے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور ہم سب کے لئے قرۃ العین اور خادمۂ دین بنائے۔ آمین۔

(عبدالغفار شاکر میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ)

دعائے مغفرت

لجنہ اماء اللہ ممداز ضلع گجرات کی صدر صاحبہ مکرمہ آمنہ شہباز صاحبہ ۲۴ اور ۲۵ مئی کی درمیانی شب قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ کم عمر ہونے کے باوجود ممداز کے غیر از جماعت معاشرہ میں نہایت مخلص احمدی تھیں اور یہاں کی مستورات کو تبلیغ بھی کرتی رہیں۔ مرحومہ ممداز لجنہ کی پہلی صدر تھیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا کرے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اس لجنہ میں ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی پورا کرے اور وہاں کی ممبرات لجنہ کو ان کے مخلصانہ نقش قدم پر چلنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور لجنہ زیادہ مستعد ہو۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

داعی الی اللہ

داعی الی اللہ بننے کا بہترین ہتھیار دعا ہے۔

انصار بھائی دعاؤں کا انفرادی اور اجتماعی پروگرام بنائیں۔

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

راولپنڈی میں درس قرآن و حدیث اور نماز تراویح

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے راولپنڈی میں نماز تراویح اور درس قرآن حکیم رمضان المبارک شروع ہوتے ہی جاری کر دیا گیا ہے۔ نماز عشاء کے بعد مکرم حافظ محمد اعظم نسیم صاحب روزانہ نماز تراویح پڑھاتے ہیں۔ جس میں بفضل اللہ تعالیٰ کثرت سے احباب تشریف لاتے ہیں۔ صبح کی نماز کے بعد محترم مولانا دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ مسجد نور میں درس حدیث دیتے ہیں۔

درس قرآن مجید مندرجہ ذیل مقامات پر جاری ہے۔

۱۔ مسجد نور صبح ۹ سے ۱۱ بجے تک مولانا دین محمد صاحب عورتوں میں درس دیتے ہیں۔

۲۔ مسجد نور میں نماز عصر کے بعد مولانا دین محمد صاحب مردوں میں درس دیتے ہیں۔

۳۔ حلقہ اردو منزل میں عورتوں میں درس خاکسار ملک محمد شریف سیکرٹری اصلاح وارشاد دیتا ہے جس میں حلقہ اردو منزل۔ سول لائنز۔ ڈھوک حسن آباد مارے سٹریٹ اور دھمیال روڈ کی مستورات شامل ہوتی ہیں۔

۴۔ حلقہ پشاور روڈ میں مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ عورتوں میں درس دے رہی ہیں۔

۵۔ حلقہ ٹینچ بھاٹہ اور حلقہ مغل آباد میں بھی عورتوں میں درس جاری ہے۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ راولپنڈی)

اطلاع عام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مضافات ربوہ میں ساہیوال روڈ پر واقع اراضی جس کے خسرہ نمبران درج ذیل ہیں۔ اور جس میں کالونی باقاعدہ منظور شدہ ہے اور مبارک ٹاؤن کے نام سے معروف ہے اور جس میں ہماری اجازت سے میسرز احمد اسٹیٹس ربوہ اخبار الفضل میں فروختگی پلاٹس کے متعلق اعلانات بھی کرواتے رہے ہیں۔ میسرز احمد اسٹیٹس نے اس رقبہ کا چارج مبارک احمد طاہر ایڈووکیٹ دارالصدر ربوہ تحریر کنندہ کو دے دیا ہے۔ اور آئندہ سے ان کا اس رقبہ کی منتقلی سے کوئی تعلق نہیں

خسرہ نمبران:- ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۷۰، ۱۱۷۵ کل رقبہ ۱۹ ایکڑ ۳۶ کنال

نوٹ:- منظور شدہ سکیم مبارک ٹاؤن میں مندرجہ بالا خسرہ ہائے کے پلاٹس نمبران حسب ذیل ہیں:-

پلاٹ نمبرز:- ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴-۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰۔

آئندہ اس زمین کی خرید و فروخت اور اس سے متعلق امور کیلئے خریداران خاکسار سے رجوع کریں۔ (مختار عام مالکان مبارک احمد طاہر ایڈووکیٹ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

قائدین اضلاع سے التماس

• ۲۸ جون تا ۴ جولائی ہفتہ وصولی وقف جدید کو کامیاب بنانے کے لئے دورہ جات فرمائیں۔

• اس ہفتہ کے دوران وصولی کو کم از کم تدریجی بنائیں۔ یعنی سالانہ ٹارگٹ کا کم از کم نصف وصول کر لیں۔

• پورے ضلع میں ایک زیر دست مہم کے ذریعہ اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں۔

• مجالس کو رپورٹ ارسال کرنے کی ہدایت کریں اور ضلعی سطح پر الگ مختصر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب آف حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ وفات پا گئے ہیں۔ ان کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے کہ پلاٹ ۱۴/۱۴ دارالیمن ربوہ برقبہ دس مرلہ ہمارے نام منتقل کیا جائے۔

۱۔ خورشید بیگم اہلیہ مرحوم ۲۔ محمد لطیف ۳۔ عبدالمجید ۴۔ محمد بشیر ۵۔ محمد ادریس ۶۔ محمد وحید پسران ۷۔ امۃ المجید ۸۔ امۃ الحفیظ ۹۔ امۃ الرشید ۱۰۔ امۃ الحمید ۱۱۔ امۃ الحلیم دختران

اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یونیورسٹی آف میری لینڈ (امریکہ) میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

مرتبہ: مسعود احمد ملک جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ واشنگٹن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح اور سیرت کے بیان کے لئے واشنگٹن میٹرو جماعت نے ۲۴ اپریل کو یونیورسٹی آف میری لینڈ کے کالج پارک کیمپس میں ایک شاندار جلسہ سیرت النبیؐ کا اہتمام کیا۔ یہ جلسہ سٹوڈنٹس یونین کے ایک خوبصورت ہال یا ف تھیٹر میں منعقد ہوا۔ سیرت النبیؐ کے اس اجلاس اور پروگرام کی تشہیر یونیورسٹی کے اخبار میں متواتر تین دن کی گئی۔ غیر از جماعت احباب کو خاص دعوتی کارڈ چھپوا کر بھجوائے۔ جلسہ کا انتظام پاکستان سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یونیورسٹی آف میری لینڈ کے تعاون سے کیا گیا تھا۔ بارش کے باوجود ایک بڑی تعداد اس اجلاس میں شریک ہوئی۔ مرد و خواتین سے بھری ہوئی ایک وینگن جماعت احمدیہ میٹس برگ سے بھی اس جلسہ میں شامل ہوئی۔ احمدی احباب کے علاوہ ۵۰ کے قریب غیر از جماعت احباب بھی اس میں شامل ہوئے۔

اجلاس کا آغاز دو بجے بعد دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد ابن صاحبزادہ میاں عبدالرحیم احمد صاحب نے ساتویں پارہ کی آیات ۱۵۰ تا ۱۵۹ کی تلاوت کی اور ان کا انگریزی ترجمہ سنایا یہی آیات معہ ترجمہ پروگرام کے ساتھ دعوتی کارڈوں پر بھی طبع کرائی گئی تھیں۔

تلاوت کے بعد پہلی تقریر منور احمد صاحب سعید نے "محمدؐ امن کے پیامبر" کے موضوع پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں واضح کیا کہ اسلام امن کی مکمل تعلیم کا سبق دیتا ہے جس کا زندہ ثبوت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی سے ملتا ہے۔

پروگرام کے دوسرے مقرر ڈاکٹر میکائیل بدا لبعث تھے جنہوں نے "محمد رحمۃ للعالمین" کے موضوع پر تقریر کی ازاں بعد مبارک احمد صاحب ملک نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ترنم سے سنایا جس کا انگریزی ترجمہ نورالدین صاحب صاحب نے پیش کیا۔

اجلاس کی آخری تقریر الحاج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم انچارج مشنری وامیر امریکہ نے کی "محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا پر اعتماد" کے موضوع پر کی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا پر اعتماد" کے موضوع پر کی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں سے متعدد مثالیں پیش کر کے واضح کیا کہ کس طرح ہر نازک مرحلہ پر آپ کا بھروسہ خدا پر رہا۔ اس ضمن میں آپ نے ہجرت۔ جنگ حنین، اور جب آپ ایک غزوہ میں اکیلے تھے اور کسی نے آپ کی تلوار سونت کر آپ سے پوچھا تھا۔ اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ آپ نے کہا اللہ کے ایمان افروز واقعات کی تفصیل بیان کی۔

تقریر کے بعد سوال وجواب کا موقع تھا۔ ایک دوست نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے اور حضرت مسیح موعود کے دعویٰ نبوت کا ذکر کیا جس کا جواب الحاج مولانا کلیم صاحب نے بہت جامع دیا

آخر میں صدر اجلاس صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے اپنے صدارتی خطبہ میں تفصیل سے بتایا کہ اس قسم کے اجلاس احمدیت کے ذریعہ کس طرح شروع ہوئے۔ ان جلسوں کی غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی حسن سیرت سے دنیا کو متعارف کرانا ہے۔

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)

درخواستِ دعا

آصف زمان عباسی ولد احمد زمان عباسی اس ماہ کی دس تاریخ سے معدہ کی درد کی وجہ سے سخت بیمار ہیں جس کی وجہ سے کافی پریشانی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ جلد از جلد ان کو صحت یاب کرے۔ آمین

یوسف زمان عباسی ۱۴/۱۱ دارالصدر جنوبی ربوہ

مکانات سنہری موقع پلاٹس

ہمارے پاس ربوہ کے مختلف محلہ جات میں باموقع مکانات و باموقع پلاٹس فوری قابل فروخت ہیں۔ مرکز سلسلہ میں رہائش کی غرض سے مکانات و پلاٹس خریدنے کیلئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔ خدمت و دیانت ہمارا نصب العین ہے۔

پروپرائٹر مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

مکرم ڈاکٹر غلام اللہ خانصاحب کا ایثار

مکرم ومحترم ڈاکٹر غلام اللہ خانصاحب لاہور نے سائنس کی ڈھائی سو نایت نادر اور بیش قیمت کتب خلافت لائبریری کو عطیہ دی ہیں۔ یہ ENTAMOLOGY کے موضوع پر ہیں اور ریسرچ کرنے والے دوست خصوصی طور پر ان سے بے حد فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ادارہ خلافت لائبریری محترم ڈاکٹر غلام اللہ خانصاحب کے اس عطیے پر احباب کرام کی خدمت میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے لیے دعا کی درخواست کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے محترم ڈاکٹر صاحب کو اس عطیے پر اجر جزیل سے نوازے۔ آمین

(لائبریرین۔ خلافت لائبریری)

ضروری اعلان

یکم جولائی ۱۹۸۳ء سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تین پہرے داروں کی آسامیاں خالی ہیں۔ ضرورت مند اپنی درخواستیں صدر جماعت کی سفارش کے ساتھ سیکرٹری مجلس کارپرداز کے نام بھجوائیں درخواست کنندہ کی صحت اچھی ہونی چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ربوہ کے خالی پلاٹوں میں مکانات بنانے کیلئے

آرکیٹکٹس کا مشورہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق ربوہ کے خالی پلاٹوں میں مکانات بنانے کے خواہشمند افراد جو آرکیٹکٹوں سے مشورہ لینے کے خواہشمند ہوں مندرجہ ذیل احباب سے مشورہ لے سکتے ہیں۔ انہوں نے اس کار خیر کے لئے اپنی خدمات پیش فرمائی ہیں۔ فجزاھما اللہ احسن الجزاء

(۱) مکرم قاضی ظفر اقبال صاحب آرکیٹکٹ (۱) ہر مہینہ کے پہلے جمعہ کو صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک۔ جدید بلاک۔ دارالضیافت ربوہ

(۱۱) روزانہ سوائے جمعہ اور رخصت کے دن ۲ تا ۴ سوک سنٹر نیو گارڈن ٹاؤن۔ لاہور

(۲) مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب چارٹرڈ آرکیٹکٹ ٹاؤن پلانر } ۴ منٹگمری روڈ۔ لاہور

چیرمین انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجنیئرز

• میرے والد صاحب اور والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے ان مبارک ایام میں خاص طور پر ان کی کامل صحت یابی کے لیے دعا کریں

(امۃ النصیر بنت ماسٹر محمد حسین میرا بھڑکا میرپور آزاد کشمیر)

کلر فلموں ڈویلپنگ پرنٹنگ

صرف ۲ یوم

عید کے موقع پر نیو کیمرے کرایہ پر حاصل کریں

کیمروں کی خرید و فروخت

اور مرمت کے لئے تشریف لائیں

گوگی سٹوڈیو

ریلوے روڈ ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵۔۶۔۷ جولائی

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کریں

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان

چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸